سوال

(251)ایک فتوے کے متعلق استفسار

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

''الاعتصام''کی جلد نمبر ۵۳ کے شمارہ نمبر ،(۲۳فروری تا یکم مارچ ۲۰۰۱ئ) کے ص : ۱۱ پر قربانی کے ضروری مسائل : سوال ہے کہ عرفہ کا روزہ کس دن رکھنا چاہیے ؟ تو آپ نے سعودیہ کے یوم حج کو معتبر قرار دیا ہے ۔ اس پر گزارش ہے کہ :

یہ بات تب ممکن ہے کہ پوری امت مسلمہ کی رؤیت ہلال ایک ہی ہو۔ عام حالات میں ہمارا یکم رمضان المبارک ہمارا یوم النحر(عید قربان) رمضان المبارک کی طاق راتیں (شب قدر) آخری عشرہ(اعتکاف) عید الفطر، عید الاضحی طرح کی تمام تر عبادات جو تاریخ (مہینہ ودن) یا وقت کے اعتبار سے مقرر ہیں ہر صورت سعودیہ سے مختلف ہیں تو اس میں کیا حرج ہے ؟ کیا ان میں مطابقت ضروری نہیں ہے ؟ یوم عرفہ میں مطابقت کیونکر ضروری ہے ؟ اگر ضروری ہے تو دوسری عبادات میں مطابقت کو مقدم کیوں نہیں سمجھا جاتا ؟ (حافظ محمد اسحاق ۔ خانقاہ ڈوگراں ، شیخوپورہ) (۲۸ ستمبر ۲۰۰۱ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اصل بات یہ ہے کہ یوم عرفہ کے روزے کا تعلق وقت اور جگہ دونوں سے ہے ۔ اس بناء پر اعتبار ان اوقات کا ہو گا جن میں حاجی عرفات میں وقوف کرتا ہے ۔ اگرچہ حاجی کے لیے روزہ رکھنا غیر درست ہے اور جہاں تک سوال میں ذکر کردہ دیگر عبادات و معاملات کا تعلق ہے سو یہ صرف زمانے کے متعلق ہیں ۔ لیل و نہار کی گردش سے ان کے اوقات بدلتے رہتے ہیں، مثلاً سورج کھڑا ہو تو کوئی نہیںکہتا مغرب کا وقت ہو گیا لیکن جس مقام پر بالفعل غروب ہو چکا ہے وہاں نماز کی ادائیگی ضروری ہے ۔ اس طرح کبھی کسی نے یہ نہیں کہا سعودی عرب میں حج گزشتہ روز ہو چکا مگر ہمارا حج کل ہے کیونکہ ہمارے ہاں ذوالحجہ کی نو تاریخ کل ہے سب یہی کہیں گے حج ہماری آٹھویں اور سعودیہ کی نویں تاریخ کو ہو چکا ہے ۔ لہٰذا اعتبار سعودیہ کی نو تاریخ کا ہوا کیونکہ یہ واقعہ کے مطابق ہے جب کہ ہماری نویں تاریخ حقائق کے منافی ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ دیگر امور کو حج پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

محدث فتویٰ